توکل و قناعت

12 -November-2020

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، البتہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ شفاعت نشان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ کَانَتْ شَفَاعَةٌ لَّهٗ عِنْدِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

یعنی جو شخص جُمُعہ کے دن مجھ پر دُرُود شریف پڑھے گا تو قیامت کے دن اُس کی شفاعت میرے ذِمّہ

کرم پر ہو گی۔ (کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ علیہ، الجزء الاول، ۱/ ۲۵۵، حدیث: ۲۲۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ''نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (1)

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆نگاہیں نیچی کئے توجہ سے بیان سُنوں گا۔ ☆عِلْمِ دین کی تعظیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

روزی کا وسیلہ:

منقول ہے: مسجِدُ الحَرام شریف (مکے شریف) میں ایک عبادت گزار شخص رات بھر عبادت میں مشغول رہا کرتا، دن کو روزہ رکھتا، روزانہ شام کو ایک شخص اسے 2 روٹیاں دے جاتا، وہ اُس سے اِفطار کر لیتا اور پھر دوسرے دن تک کیلئے عبادت میں مشغول ہو جاتا۔ ایک روز اس کے دل میں خیال آیا کہ یہ کیسا توکُّل ہے کہ میں تو ایک انسان کی دی ہوئی روٹی پر بھروسا کر کے بیٹھا ہوں! اور مخلوق کے رزّاق پر

1 ...معجم کبیر، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بھروسا نہیں کیا، شام کو جب روٹیاں لے کر آنے والا آیا تو عبادت گزار نے واپس کر دیں۔ اِسی طرح 3 روز گُزار دیئے۔ جب بھوک کا غَلَبہ (Domination) ہوا تو اپنے ربّ سے فریاد کی۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ وہ اللہ کریم کی بارگاہ میں حاضر ہے اور اللہ کریم فرماتا ہے: "میں اپنے بندے کے ذَرِیعے جو کچھ بھیجتا تھا تُو نے اُسے کیوں لوٹا دیا؟" عبادت گزار نے عرض کی: مولا! میرے دل میں خیال آیا کہ تیرے سوا دوسرے پر بھروسا کر بیٹھا ہوں۔ ربّ کریم نے فرمایا: "وہ روٹیاں کون بھیجا کرتا تھا؟" عبادت گزار نے عرض کی، اے اللہ پاک! تُو ہی بھیجنے والا ہے۔ حکم ہوا! "اب میں بھیجوں تو واپس نہ لوٹانا۔" اُسی خواب کے دَوران یہ بھی دیکھا کہ روٹیاں لانے والا شخص اللہ کریم کے دربار میں حاضِر ہے۔ اللہ کریم نے اُس سے پوچھا: "تُو نے اس عبادت گزار کو روٹیاں دینی کیوں بند کر دیں؟" اُس نے عرض کی: اے مالِک و مولا! تجھے خوب معلوم ہے۔ پھر پوچھا: اے بندے! وہ روٹیاں تُو کسے دیتا تھا؟ اس بندے نے عرض کی: میں تو تجھے (یعنی تیری ہی راہ میں دیتا تھا) ارشاد ہوا: "تُو اپنا عمل جاری رکھ، میری طرف سے تیرے لئے اِس کے عِوَض میں جنّت ہے۔" (رَوض الرِیاحین ص ۱۳۳، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ اللہ پاک کی رِضا کے پیشِ نظر کیا جانے والا صدقہ جنت میں داخلے کا سبب بن جاتا ہے، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے نیک اور پرہیز گار بندے توکُّل کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوتے ہیں۔ وہ عبادت گزار شخص رات بھر عبادت میں مصروف رہتا، دن کو روزہ رکھتا یُوں رات دن عبادت میں گزارتا، اسے یقین (Believe) تھا کہ وہ ذات جس کی میں عبادت میں مصروف ہوں، روزی دینا اور اپنے بندوں کا پیٹ

پالنا اسی کا کام ہے، میں اس کے کام میں مصروف ہوں اور اس کی عبادت کر رہا ہوں تو وہ اسباب مُہَیّا کرنے والا بھی میری روزی کے اسباب بنا ہی دے گا اور ایسا ہی ہوتا، روزانہ ایک بندہ شام کے وقت آکر اسے 2 روٹیاں دے جاتا، جس سے وہ روزہ افطار کرتا اور پھر سے عبادت میں لگ جاتا۔

یقیناً اللہ کی ذات پر اس طرح کا توکُّل (بھروسا) کرنا اس کے محبوب بندوں کا طریقہ ہے۔ اس حکایت سے توکُّل و قناعت کی ترغیب بھی ملتی ہے۔ غور کیجئے! ہم جب رمضان کے فرض روزے رکھتے ہیں تو افطار میں اپنے کھانے کیلئے طرح طرح کی عُمدہ اور عالیشان نعمتیں جمع کرتے ہیں، ایک مَرغُوب چیز بھی کم ہو جائے تو گھر والوں سے ناراض ہو جاتے ہیں، جبکہ اللہ پاک کا وہ عبادت گزار بندہ روزانہ روزہ رکھتا مگر افطار میں فقط 2 روٹیوں پر ہی گزارا کرتا، وہ اپنے نفل روزوں کیلئے ہمارے فرض روزوں سے بھی زیادہ عُمدہ اور بہترین افطار کا اہتمام کرنے کے بجائے قناعت اِختیار کرتا۔ ہمیں بھی قناعت (Contentment) کی عادت اپنانی چاہیے، آج ایک تعداد رِزق میں کمی اور مال میں بے برکتی کا شکار نظر آتی ہے، ایسوں کو چاہیے کہ رِزق میں اضافے اور برکت کے ساتھ ساتھ اپنے لئے قناعت کی دولت ملنے کی دُعا بھی کیا کریں، کیونکہ قناعت جس بندے کو نصیب ہو جائے اسے دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے، اس سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ قناعت بندے کو غیر کے دروازے پر جھکنے اور کسی کے سامنے دَستِ سوال دراز کرنے سے بچا کر صرف رَزّاقِ حقیقی پر بھروسا کرنا سکھاتی ہے۔ قناعت بندے میں خودداری اور غیرت پیدا کرتی ہے جبکہ خواہشات کی پیروی انسان کو غلام بنا کر رکھ دیتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قناعت کی تعریف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! قناعت کی تعریف سنتے ہیں: انسان کو جو کچھ خدا کی طرف سے مل جائے، اس پر راضی ہو کر زندگی گزارتے ہوئے لالچ کے چھوڑ دینے کو **"قناعت"** کہتے ہیں۔ قناعت کی عادت انسان کے لئے خدا کی بہت بڑی نعمت ہے، قناعت پسند انسان سُکون کی دولت سے مالا مال رہتا ہے جبکہ لالچی انسان ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔

(جنتی زیور، ص ۱۳۶ ملخصًا)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً قَناعت اعلیٰ ترین انسانی صفات میں سے بہت ہی پیاری صفت ہے، قناعت کرنے والا اپنی خواہشات کو روکنے میں کامیاب ہو جاتا ہے جبکہ قناعت سے مُنہ موڑنے والا نفس کا غلام بن کر ہمیشہ اِدھر اُدھر بھٹکتا رہتا ہے۔ قناعت کرنے والے کو اللہ پاک کا شکر بجالانے کی توفیق ملتی ہے جبکہ قناعت سے مُنہ موڑنے والے کی اگر ایک بھی خواہش پوری نہ ہو تو وہ شکوہ شکایت پر اُتر آتا ہے۔ قناعت کرنے والا مزید کی خواہش کے بجائے صبر کے دامن میں پناہ لیتا ہے۔ قناعت انسان کی بُلند ہمتی، عالی سوچ، بُزرگی، تقویٰ اور صبر کی علامت بنتی ہے، جبکہ خواہشات کی پیروی انسان کی نَفس پرستی، لالچ، بُخل اور اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنے سے دُوری کا سبب بنتی ہے۔ قناعت کی اَہمیَّت جاننے کے لیے اتنا کافی ہے کہ اللہ پاک اپنے نیک اور مُقرَّب بندوں کو ہی یہ پاکیزہ خَصلت (Habit) اور عادت عطا فرماتا ہے۔ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اوراولیائے عظام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی مبارک زِندگیاں ہمارے لیے بہترین نمونہ ہیں۔

مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قناعت پہ لاکھوں سلام!

ہمارے پیارے آقا، کائنات کے والی، دو عالم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ساری زندگی

صبر و قناعت سے بھری ہوئی ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ طیبہ میں کہیں بھی آرام، عیش اور راحت کا سامان نظر نہیں آتا اور نہ کبھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان چیزوں کے حُصُول کی کوشش کی، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مالِ غنیمت پر مُشتمل بڑے بڑے خزانے ملتے، مگر آپ وہ سب مسلمانوں میں تقسیم فرمادیتے، جیسا کہ

صحابیِ رسول حضرت سَیِّدُنا ابُو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے: نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گھر والوں نے 3 دن تک کبھی بھی پیٹ بھر کھانا نہیں کھایا، یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ (بخاری، کتاب الاطعمه، باب وقول اللّٰه تعالی: کلوا۔۔۔الخ، ۳/۵۲۰، حدیث: ۵۳۷۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دوجہاں کے سردار ہونے کے باوجود آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ چٹائی پر آرام فرماتے، سرِانور رکھنے کیلئے کھجور کی چھال بھرا ہوا چمڑے کا تکیہ استعمال فرماتے۔ (شرح زرقانی، تکمیل، ۵/۹۶ ملخصاً) کبھی لذیذ اور پُر تکلف کھانوں کی خواہش ہی نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ کبھی آپ نے چپاتی نہیں کھائی، جَو کی موٹی موٹی روٹیاں اکثر غذا میں استعمال فرماتے۔ (سیرتِ مصطفیٰ، ص ۵۸۵-۵۸۶ ملخصاً)

حضرتِ عَلّامہ سیِّد مفتی محمّد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفاتِ ظاہری تک حُضُور کے اہلِ بَیتِ اَطہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے کبھی جَو کی روٹی بھی 2 روز برابر نہ کھائی۔ یہ بھی حدیث میں ہے کہ پورا پورا مہینا گزر جاتا تھا، دَولت سَرائے اَقدس (یعنی مکانِ عالی شان) میں (چولھے میں) آگ نہ جلتی تھی، چند کھجوروں اور پانی پر گُزر کی جاتی تھی۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مَروی ہے، آپ (یعنی رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) فرماتے ہیں: (اے لوگو!) میں چاہتا

توتم سے اچّھا کھانا کھاتا اور تم سے بہتر لباس (Dress) پہنتا، لیکن میں اپنا عیش و راحت اپنی آخِرت کے لئے باقی رکھنا چاہتا ہوں۔ (خزائنُ العِرفان، ص۹۲۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، حبیبِ کبریا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دونوں جہاں کے خزانوں کا مالک ہو کر بھی قناعت سے بھرپور زندگی بسر کی ہے، ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی اپنے مکی آقا، مَدَنی داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نقشِ قدم پر چلیں، انہی کی اتباع کریں اور قناعت کرنے والے بنیں۔

یاد رہے! قناعت کے کئی **دُنیوی واُخروی فوائد** ہیں، آیئے! ان میں سے کچھ سُنتے ہیں:

قناعت کے فوائد اور اِتباعِ خواہشات کے نقصانات

1) قناعت دل سے دنیا کی مَحبَّت ختم کر دیتی ہے جبکہ خواہشات کی پیروی کرنے والا، دُنیا کی مَحبَّت میں گرفتار ہوتا چلا جاتا ہے اور ایک وقت پر دنیا کو ہی سب کچھ سمجھ بیٹھتا ہے جو دِین کے لیے زہرِ قاتل ہے۔

2) قناعت کرنے والا اَسباب سے زیادہ خالقِ اسباب پر نظر رکھتا ہے، اس طرح وہ غیروں کی مُحتاجی سے بچ جاتا ہے۔ جبکہ قَناعت سے عاری شخص اسباب پر نظریں جما کر اِنہی کو سب کچھ سمجھ بیٹھتا ہے، اسی طرح وہ لوگوں سے اُمیدیں باندھتا اور ان سے توقعات وابستہ کرلیتا ہے۔

3) قناعت انسان کو خواہشات کا پیروکار بننے سے بچالیتی ہے اور اس کی برکت سے زندگی سُکون اور

اطمینان(Satisfaction)سے گزرتی ہے جبکہ خواہشات کی پیروی بے سکونی اور ذہنی دباؤ کو جنم دیتی ہے۔

4) قناعت سے لالچ اور کنجوسی جیسی بُری عادتیں ختم ہوتی ہیں، اللہ پاک کی رِضا پر راضی رہنے، راہِ خُدا میں خرچ کرنے کا جذبہ پیدا کرنے میں قناعت بے حد مؤثر ہے۔ جبکہ قناعت سے خالی شخص میں لالچ اور کنجوسی جیسی بُری عادتیں پیدا ہو سکتی ہیں، ایسا شخص کسی خواہش کے پورا نہ ہونے پر مَعَاذَ اللہ اللہ پاک کی عطا پر اعتراض کرنے لگتا ہے۔

5) سب سے بڑھ کر قناعت کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا حاصل ہوتی ہے۔ فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اُس شخص کے لیے خوشخبری ہے، جو اسلام کی ہدایت پائے، اس کی روزی بقدرِ ضرورت ہو اور وہ اس پر قناعت کرے۔ (ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الکفاف والصبر علیہ، ج۴، ص۱۵۶، حدیث:۲۳۵۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قناعت توکُّل کا زِینہ ہے!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قناعت کی طرح توکُّل بھی ان صفات میں سے ہے، جو انسان کے اخلاق کو بہترین بناتی ہیں۔ قناعت اور توکُّل کا آپس میں گہرا تعلُّق (Connection) ہے۔ قناعت توکُّل کی سیڑھی ہے، انسان کو توکُّل پر اُبھارتی ہے اور بندہ کم مال پر اِکتفا کرتے ہوئے ربِّ کریم پر بھروسا کرتا ہے۔ اللہ پاک پر توکُّل ایمان کے واجبات و فرائض میں سے ایک اہم فریضہ ہے، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک پر توکُّل کرنا فرضِ

عین ہے۔ (فضائلِ دعا، ص۲۸۷) جس کے دل میں توکُّل کا نور نہیں اس کا ایمان کامل نہیں اور اس کا دل اندھیر نگری کے سوا کچھ نہیں۔ توکُّل ایمان کی روح اور ایسا عمل ہے جو بندے کو اللہ پاک کے قریب اور لوگوں سے دُور کرتا ہے۔ مشکلات اور پریشانیوں میں توکُّل ہی بندے کو اِستِقامت کے ساتھ ان کے مُقابلے کی قُوّت (Power) دیتا ہے۔ مُصیبتوں میں توکُّل ہی انسان کی اُمیدیں جگانے کا باعث بنتا ہے۔

توکُّل کا معنیٰ و مفہوم

تفسیر "صِراطُ الجنان" جلد 3 صفحہ نمبر 520 پر لکھا ہے: حضرت سَیِّدُنا امام فخرُ الدِّین رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "توکُّل کا یہ معنیٰ نہیں کہ انسان اپنے آپ کو اور اپنی کوششوں کو بیکار اور فُضول سمجھ کر چھوڑ دے جیسا کہ بعض جاہل کہتے ہیں بلکہ توکُّل یہ ہے کہ انسان ظاہری اسباب کو اختیار کرے لیکن دل سے ان اَسباب پر بھروسا نہ کرے بلکہ اللہ پاک کی مدد اس کی تائید اور اس کی حمایت پر بھروسا کرے۔ (تفسیرکبیر، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۱۵۹، ۳/۴۱۰) اس بات کی تائید اس حدیثِ پاک سے بھی ہوتی ہے:

حضرت سیّدنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: "ایک شخص نے عرض کی: یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اپنے اُونٹ کو باندھ کر توکُّل کروں یا اسے کُھلا چھوڑ کر؟ ارشاد فرمایا: "اسے باندھو پھر توکُّل کرو۔ (ترمذی، کتاب صفۃ یوم القیامۃ، ۴/۲۳۲، الحدیث: ۲۵۲۵) یعنی توکُّل اس چیز کا نام ہے کہ کسی بھی کام کے کرنے میں اسباب سنتِ مُصطفٰے سمجھ کر اختیار کیے جائیں اس کے بعد نتیجہ اللہ پاک پر چھوڑ دینا چاہیے۔ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اَسباب

(اسباب چھوڑ دینے) کا نام نہیں بلکہ اسباب پر اِعتماد کا ترک (اسباب پر اعتماد نہ کرنا) توکُّل ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۳۷۹، ملخصًا) یعنی اسباب کو چھوڑ دینا توکُّل نہیں بلکہ اَسْباب پر اِعْتماد نہ کرنے اور ربّ کریم کی ذات پر اعتماد کرنے کا نام توکُّل ہے۔

لوگوں کے ذریعے رِزق پہنچانا اللہ پاک کو پسند ہے

مَرْوِی ہے کہ ایک زاہِد(بہت نیک آدمی) آبادی سے کَنارہ کَشی کرکے پہاڑ کے دامن میں بیٹھ گیا اور کہنے لگا: "جب تک اللہ پاک مجھے میرا رِزق نہ دے گا، میں کسی سے کچھ نہیں مانگوں گا۔" ایک ہفتہ گُزر گیا اور رِزق نہ آیا، جب مرنے کے قریب ہوگیا تو بارگاہِ الٰہی میں عرض گزار ہوا: "اے میرے ربّ! تُو نے مجھے پیدا کیا ہے، لہٰذا میری تقدیر میں لکھا ہوا رِزق مجھے عطا کردے ورنہ میری رُوح قبض کرلے۔" غیب سے آواز آئی: "میری عزّت و جلال کی قسم! میں تجھے رزق نہیں دوں گا یہاں تک کہ تُو آبادی میں جائے اور لوگوں کے درمیان بیٹھے۔" وہ نیک شخص آبادی میں گیا اور بیٹھ گیا، کوئی کھانا لے کر آیا تو کوئی پانی لایا، اس نے خوب کھایا اور پیا لیکن دل میں شک(Doubt) پیدا ہوگیا تو غیب سے آواز آئی: "کیا تُو اپنے دنیاوی زُہد سے میرا طریقہ بدل دینا چاہتا ہے، کیا تُو نہیں جانتا کہ اپنے دستِ قدرت سے لوگوں کو رِزق دینے کے بجائے مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ لوگوں کے ہاتھوں سے لوگوں تک رِزق پہنچاؤں۔" (احیاء العلوم، ۴/ ۳۲۹)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! رِزق کمانے کیلئے ضروری ہے کہ بندہ اسباب کو اختیار کرے، ہاتھ پر ہاتھ دھرے، اسباب اختیار کرنے سے بے نیاز ہو کر صرف توکُّل توکُّل کی رٹ لگانا توکُّل نہیں ہے، اسی طرح صرف اپنی تدبیر کو سب کچھ سمجھ بیٹھنا یا صرف اسباب پر ہی تکیہ

کر کے بیٹھ جانا بھی توکُّل نہیں ہے۔ حقیقی توکُّل یہ ہے کہ اسباب اختیار کیے جائیں، بھرپور کوشش کی جائے، تدبیر کے دروازے پر دستک دی جائے اور پھر ان اسباب پر بھروسا نہ کیا جائے بلکہ اللہ پاک کی ذات پر بھروسا کیا جائے۔کیونکہ تمام کام کسی نہ کسی سبب سے ہی واقع ہوتے ہیں مثلاً پیٹ تبھی بھرتا ہے جب بندہ کھانا کھاتا ہے، کھانا کھائے بغیر پیٹ نہیں بھر سکتا،بارش تبھی ہوگی جبکہ بادل موجود ہوں گے،بغیر بادلوں کے بارش نہیں ہوتی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

توکُّل قرآنِ پاک کی روشنی میں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی ذات پر کامل بھروسا کرنا اور اپنے تمام اُمور کے انجام کو اسی کے حوالے کردینا ایک بہترین صفت ہے،اللہ پاک کی ذات پر ہمارا ایسا کامل بھروسا ہونا چاہیے کہ جب بھی کسی نیک و جائز کام کا اِرادہ یا آغاز کریں تو صرف اسباب پر نظر رکھنے کے بجائے خالقِ اسباب کی رحمت پر نظر ہونی چاہیے کیونکہ اسباب تو عارضی اور فانی ہوتے ہیں۔جو مسلمان بیماریوں، پریشانیوں، آفتوں، بلاؤں، مصیبتوں بلکہ اپنے ہر مُعاملے میں اللہ پاک کی ذات پر بھروسا کرتا ہے تو اس کے وارے ہی نیارے ہوجاتے ہیں کیونکہ توکُّل کی برکت سے اللہ پاک نہ صرف اس کا حامی وناصِر ہوتا ہے بلکہ اس کی برکت سے وہ کریم رَبّ اسے اِنعام واِکرام سے بھی نوازتا ہے۔اللہ پاک پارہ 28 سُوْرَۃُ الطَّلَاق کی آیت نمبر 3 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗؕ تَرْجَمَۂ کنزالعرفان: اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے۔ (پ۲۸،طلاق:۳)

پارہ4 سُورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 159 میں ارشادِ ربّانی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِیْنَ ﴿۱۵۹﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: بیشک اللہ توکل کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔

حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ان آیاتِ مُبارکہ کے بعد فرماتے ہیں: وہ مقام کتنا عظیم ہے، جس پر فائز شخص کو اللہ پاک کی مَحبَّت حاصل ہو اور اس کو اللہ پاک کی طرف سے کفایت کی ضَمان بھی حاصل ہو، تو جس شخص کے لئے اللہ پاک کفایت فرمائے، اس سے مَحبَّت کرے اور اس کی رعایت فرمائے، اس نے بہت بڑی کامیابی (Success) حاصل کی کیونکہ جو محبوب ہوتا ہے اسے نہ تو عذاب ہوتا ہے، نہ دُوری ہوتی ہے اور نہ ہی وہ پردے میں ہوتا ہے۔ (احیاء العلوم، ۴/۳۰۰)

قرآنِ کریم میں ایک اور مقام پر توکُّل کرنے والوں کو مومنِ کامل بتایا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ پاک پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کی آیت نمبر 2 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۲﴾ۚۖ

ترجَمۂ کنزالعرفان: ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ کو یاد کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو ان کے ایمان میں اضافہ ہو جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔ (پ۹، الانفال: ۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! اس آیتِ کریمہ میں ایمان میں سچے اور کامل لوگوں کے 3 اوصاف بیان ہوئے ہیں: (1) جب رَبّ کریم کو یاد کیا جائے تو ان کے دِل ڈر جاتے ہیں، (2) اللہ پاک کی آیات سُن کر ان کے ایمان میں اضافہ ہو جاتا ہے، (3) وہ اپنے رَبِّ کریم پر ہی

بھروسا کرتے ہیں۔(صراط الجنان،۳/۵۱۹،ملتقطاً) افسوس!آج ہم توکُّل سے بہت دور ہوتے جارہے ہیں، دَھن کمانے کی دُھن ہم پر ایسی غالب آچکی ہے کہ توکُّل کا کشکول ہاتھ سے چھوٹ چکا ہے۔

توکُّل اور احادیثِ طیبہ

احادیثِ طیبہ میں کئی مقامات پر توکُّل کی اَہمیّت بتائی گئی ہے۔تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مختلف انداز میں توکُّل کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔آیئے"توکُّل"کے چار حُروف کی نِسبت سے چار(4)فرامینِ مُصْطَفٰے سنتے ہیں:

1. ارشاد فرمایا:اگر تم اللہ پر اس طرح بھروسا کرو جیسے اس پر بھروسا کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں اس طرح رزق عطا فرمائے گا جیسے پرندے کو عطا فرماتا ہے کہ وہ صبح کے وقت خالی پیٹ نکلتا اور شام کو سیر ہوکر لوٹتا ہے۔(ترمذی،کتاب الزھد،باب فی التوکُّل علی اللّٰہ،۴/۱۵۴،حدیث:۲۳۵۱)
2. ارشاد فرمایا:4چیزیں اللہ اپنے محبوب بندے ہی کو عطا فرماتا ہے(1)خاموشی اور یہی عبادت کی ابتدا ہے(2)توکُّل (3)تواضع اور(4)دنیا سے بے رغبتی۔(اتحاف السادۃ المتقین،کتاب ذم الکبر، ۱۰/۲۵۶)
3. ارشاد فرمایا:جس کو یہ بات پسند ہو کہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ طاقتور ہوجائے تو وہ اللہ پاک پر توکُّل کرے اور جس کو یہ بات پسند ہو کہ وہ (زمانے میں) باعزّت ہوجائے تو اسے چاہئے کہ تقویٰ اختیار کرے اور جس کو یہ بات پسند ہو کہ سب لوگوں سے زیادہ دولتمند ہوجائے تو اسے چاہئے کہ اپنے پاس موجود شے سے زیادہ اس شے پر اعتماد کرے، جو اللہ پاک کے دستِ قدرت میں ہے۔(منہاج العابدین،ص۱۰۴)

4. ارشاد فرمایا: مجھے تمام اُمّتیں دکھائی گئیں (میں نے دیکھا) کہ کوئی نبی اپنی اُمَّت کو لئے جارہا ہے، کوئی گروہ کو، کوئی 10 افراد کو، کوئی 5 کو اور کوئی نبی اکیلا ہی جارہا ہے، پھر ایک بہت بڑی جماعت پر میری نظر پڑی تو میں نے جبرائیل (عَلَیْہِ السَّلَام) سے پوچھا: اے جبرائیل! کیا یہ میری اُمَّت ہے؟ جبرائیل (عَلَیْہِ السَّلَام) نے کہا: نہیں! بلکہ آپ آسمان کی طرف دیکھیں! جب میں نے آسمان کی طرف نظر کی تو مجھے ایک بہت بڑی جماعت نظر آئی، جبرائیل (عَلَیْہِ السَّلَام) نے کہا: یہ آپ کی اُمَّت ہے، ان میں سے ستّر (70) ہزار آدمی حساب کتاب کے بغیر ہی سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ میں نے کہا: اس کی کیا وجہ ہے؟ جبرائیل (عَلَیْہِ السَّلَام) نے کہا! یہ وہ لوگ ہیں جو نہ (زخم پر گرم لوہے وغیرہ سے) داغ لگواتے ہیں (یعنی اگرچہ زخم داغنا جائز ہے مگر چونکہ زمانۂ جاہلیت میں داغ کو مرض دُور کرنے کے لیے مستقل عِلّت مانا جاتا تھا، اس لیے حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کو توکل کے خلاف قرار دیا)، نہ جنتر منتر کرتے ہیں (یعنی غیر مسلموں کے جھاڑ پھونک سے بچتے ہیں ورنہ قرآنی آیات اور دُعائے ماثُورہ سے دَم کرنا سنت ہے) اور نہ ہی (شگون لینے کے لیے) پرندے اُڑاتے ہیں بلکہ یہ لوگ صرف اپنے ربّ کریم پر توکُّل کرتے ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا عُکَاشہ بن مِحْصَن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کھڑے ہو کر عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے لیے دُعا فرمایئے کہ اللہ پاک مجھے بھی ان (خُوش نصیب) لوگوں میں سے کر دے، حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعا فرمائی: اے اللہ پاک! عُکَاشہ کو بھی ان میں سے کر دے۔ پھر ایک اور شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی، یا رَسُوْلَ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میرے لیے بھی دُعا فرمایئے کہ اللہ پاک مجھے بھی ان میں سے کر دے، حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: (اس دُعا میں) عُکَاشہ تم پر سبقت لے گئے۔

(بخاری، ۴/۲۵۸، حدیث: ۶۵۴۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک کا مقصد یہ ہے کہ ہم توکُّل کے عادی بن جائیں اور اللہ پاک کے فضل سے بے حساب جنت میں داخل ہو جائیں۔توکُّل کی عادت اپنانے، نیکیاں کرنے، حرص و لالچ اور دوسرے گناہوں سے بچنے اور دوسروں کو بچانے، سُنّتوں پر عمل کا جذبہ پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے،12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **"مدنی درس"** بھی ہے جو عِلْمِ دِین سیکھنے سکھانے کا مؤثر ترین ذریعہ ہے۔**امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی چند کُتُب و رَسَائل کے عِلاوہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی باقی تمام کُتُب و رَسَائل بِالْخُصُوص **"فیضانِ سنّت"** پہلی جلد، **"فیضانِ سنّت"** دوسری جلد کے ان ابواب (1) **"غیبت کی تباہ کاریاں"** اور (2) **"نیکی کی دعوت"**، **"فیضانِ سنّت"** تیسری جلد کے باب **"فیضانِ نماز"** سے مسجِد، چوک، بازار، دُکان، دفتر اور گھر وغیرہ میں دَرْس دینے کو تنظیمی اِصْطِلَاح میں **"مَدَنی دَرْس"** کہتے ہیں۔☆ **مَدَنی درس** بہت ہی پیارا مَدَنی کام ہے کہ اِس کی بَرَکت سے مسجد کی حاضری کی بار بار سعادت نصیب ہوتی ہے۔☆ **مسلمانوں سے ملاقات** وسلام کی سُنّت عام ہوتی ہے۔☆ **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے مختلف موضوعات پر مُشْتَمِل کتب ورسائل سے عِلْمِ دِین سے مالامال **قیمتی معلومات اُمّتِ مُسْلِمہ** تک پہنچائے جاسکتے ہیں۔☆ **بے نمازیوں کو نمازی** بنانے میں بہت مددگار ہے۔☆ مسجد کے علاوہ **چوک، بازار، دُکان** وغیرہ میں اگر **"مَدَنی درس"** ہو گا تو اس کی بَرَکت سے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی وہاں بھی **مشہوری و نیک نامی**

ہو گی۔ آیئے! ترغیب کے لئے "مَدَنی درس" کا ایک واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

بُری صحبتوں سے نجات مل گئی

پاکستان کے ایک اسلامی بھائی کے کردار میں بُری صحبتوں کی وجہ سے اِس قدر بگاڑ پیدا ہو گیا تھا کہ اُنہیں چھوٹوں پر شفقت کا کوئی احساس تھا، نہ ہی بڑوں کے ادب و احترام کا کوئی خیال، بات بات پر لڑائی جھگڑا کرنا اُن کا معمول بن چکا تھا حتّٰی کہ اُن کی بُری عادتوں کی وجہ سے گھر والے بھی تنگ آچکے تھے۔ ایک دن "درسِ فیضانِ سُنّت" میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اِس کے بعد وہ درس میں پابندی سے شرکت کرنے لگے، یوں "مَدَنی درس" کی بَرَکت سے انہوں نے اپنی گناہوں بھری زندگی سے توبہ کی اور بُری صحبتوں سے پیچھا چھڑا کر عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ فالو اپ (Follow up)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں خدمتِ دین کے 108 سے زائد شعبہ جات میں سُنّتوں کی دُھومیں مچا رہی ہے، جن میں سے ایک "شعبہ فالو اَپ (Follow up)" بھی ہے جو کابینہ آفس کا ایک ذیلی شعبہ ہے۔ یاد رہے! دعوتِ اسلامی کا تنظیمی سیٹ۔ اپ 6 ریجنز پر مشتمل ہے، ان ریجنز پر 6 نگران ریجن ہیں جو اپنے اپنے ریجن کا نظام دیکھتے ہیں۔ یہ ریجن نگران اپنے شیڈول کے مطابق پورے ریجن میں مختلف شعبہ جات، ریجن، زون اور کابینہ کے اجلاس کرتے ہیں، جن میں ذِمّہ داران کے ذِمّے مختلف کام اہداف

کے ساتھ طے ہوتے ہیں۔طے شدہ فالو اپ کے نکات کی فائلز شعبہ فالو اپ کے ذِمّہ داران ریجن نگران کے معاونین سے وصول کرتے ہیں۔اِس فائلز کو چیک کرنے کے بعد فالو اپ کے سافٹ وئیر میں جس جس ذِمّہ دار کے ذِمّے مَدَنی کام طے ہوا ہے اُس کام کو اُس کے ہدف کے ساتھ انٹر کیا جاتا ہے، فائل بنا کر متعلقہ ذِمّہ دار کو سینڈ کی جاتی ہے اور طے شدہ کام کا فالو اپ ذِمّہ دار سے وقتاً فوقتاً کیا جاتا ہے۔ جیسے جیسے کام کی کارکردگی اپ ڈیٹ ہوتی ہے سافٹ وئیر میں بھی اُس کی پَرسَنٹیج ساتھ ساتھ انٹر کی جاتی ہے۔ ذِمّہ دار سے کب، کتنی بار، کس کس تاریخ کو رابطہ ہوا ہے اور کیا کیا رپلائی موصول ہوا اِس کا مکمل ریکارڈ ”**شعبہ فالو اپ**“ کے سافٹ وئیر میں اپ۔ڈیٹ کیا جاتا ہے۔تب تک ذِمّہ دار سے فالو اپ جاری رہتا ہے جب تک کام مکمل نہیں ہو جاتا۔

اِس کے علاوہ مرکزی مجلس شوریٰ و پاکستان انتظامی کابینہ کے تمام اجلاسوں میں مختلف اراکینِ شوریٰ، نگرانِ مجالس شعبہ جات اور دیگر ذِمّہ داران کے ذِمّے بھی جو کام طے ہوتے ہیں اُنہیں بھی فالو اپ کے سافٹ وئیر کے ریکارڈ میں رکھا جاتا ہے،اِن ذِمّہ داران سے فالو اپ کرنے کے بعد اِن کی کارکردگی نگرانِ پاکستان کی بارگاہ میں پیش کی جاتی ہے جس پر نگرانِ پاکستان انتظامی کابینہ کی طرف سے جو رہنمائی ملتی ہے وہ دوبارہ ذِمّہ داران کو بھیجی جاتی ہے، جو نکات نگرانِ پاکستان کی طرف سے کلوز کروائے جاتے ہیں اُنہی کو ہی کلوز کیا جاتا ہے۔ تمام اراکین شوریٰ اور نگرانِ زون کی ہفتہ وار اجتماع اور مَدَنی مذاکرہ کی کارکردگی بھی شعبہ فالو اپ کے تحت ہر ذِمّہ دار سے لے کر ہر ہفتہ نگرانِ پاکستان کی بارگاہ میں اِس کی فائل بنا کر پیش کی جاتی ہے۔ دیگر کاموں میں ایسے جامعات، مدارس المدینہ اور فیضانِ مدینہ جہاں زمینی پانی خراب ہے وہاں آر۔او پلانٹس لگوانے کا کام بھی ”**شعبہ فالو اپ**“ کے ذمہ ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

متوکّلین کے واقعات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم توکُّل کے بارے میں سن رہے ہیں۔ یاد رہے! جسے توکُّل کی نعمت مل جائے وہ بڑا خوش نصیب ہے، اللہ پاک کے نیک بندے توکُّل کی صفت سے مُتَّصِف ہوتے ہیں۔ آیئے! توکُّل کا جذبہ بڑھانے کے لیے توکُّل کرنے والوں کی دو (2) حکایات سنتے ہیں:

شیطان میرا خادم ہے

حضرتِ سیِّدُنا ایوب حَمَّال رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے منقول ہے: ہمارے علاقے میں ایک مُتوکّل نوجوان رہتا تھا۔ وہ عبادت ورِیاضت اور توکُّل کے معاملے میں بہت مشہور تھا۔ لوگوں سے کوئی چیز نہ لیتا۔ جب بھی کھانے کی حاجت ہوتی اپنے سامنے سِکّوں سے بھری ایک تھیلی پاتا۔ اسی طرح وہ اپنے شب وروز عبادتِ الٰہی میں گزارتا اور اسے غیب سے رزق دیا جاتا۔ ایک دفعہ لوگوں نے اس سے کہا: ”اے نوجوان! تُو سِکّوں کی وہ تھیلی لینے سے ڈر! ہو سکتا ہے شیطان تجھے دھوکا دے رہا ہو اور وہ تھیلی اسی کی طرف سے ہو۔“ نوجوان نے کہا: ”میری نظر تو اپنے پاک پروردگار کی رحمت کی طرف ہوتی ہے، میں اس کے علاوہ کسی سے کوئی چیز نہیں مانگتا، جب میرا مولیٰ مجھے رِزق عطا فرماتا ہے تو میں قبول کرلیتا ہوں۔ بالفرض اگر وہ سِکّوں کی تھیلی میرے دشمن شیطان کی طرف سے ہو تو اس میں میرا کیا نقصان بلکہ مجھے فائدہ ہی ہے کہ میرا دشمن میرے لئے مُسَخَّر کردیا گیا ہے۔ اگر واقعی ایسا ہے تو اللہ پاک اُسے میرا خادم بنائے رکھے۔ اس سے زیادہ اچھی بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ میرا سب سے بڑا دشمن خادم بن کر

میری خدمت کرے اور میں اس کی طرف نظر نہ رکھوں بلکہ یہ سمجھوں کہ میرا پروردگار مجھے دشمن کے ذریعے رِزق عطا فرما رہا ہے۔واقعی تمام جہانوں کو وہی خالقِ کائنات رِزق عطا فرماتا ہے جو میرا معبود ہے۔مُتوکّل نوجوان کی یہ بات سُن کر لوگ خاموش ہوگئے اور سمجھ گئے کہ اس کو واقعی غیب سے رِزق دیا جاتا ہے۔(عیون الحکایات،۲/۱۰۵)

اسی طرح توکُّل سے مُتَعَلِّق ایک اور بہت پیاری حکایت سُنئے، چنانچہ

انوکھی شہزادی

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب "فیضانِ سنت (جلد اوّل)" صفحہ 501 پر لکھا ہے: حضرتِ سیِّدُنا شیخ شاہ کرمانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شہزادی جب شادی کے لائق ہوگئی اور پڑوسی ملک کے بادشاہ کے یہاں سے رشتہ آیا تب آپ نے (وہ رشتہ) ٹھکرادیا اور مسجِد مسجِد گھوم کر کسی پارسا (نیک) نوجوان کو تلاشنے لگے۔ایک نوجوان پر ان کی نگاہ پڑی جس نے اچّھی طرح نَماز ادا کی اور گڑ گڑا کر دُعا مانگی۔

شیخ نے اُس سے پوچھا، تمہاری شادی ہوچکی ہے؟اُس نے نَفی میں جواب دیا۔پھر پوچھا، کیا نِکاح کرنا چاہتے ہو؟لڑکی قراٰنِ مجید پڑھتی ہے، نَماز روزہ کی پابند ہے اور خوب سیرت ہے۔اُس نے کہا، بھلا میرے ساتھ کون رِشتہ کریگا! شیخ نے فرمایا، میں کرتا ہوں! لو یہ کچھ دِرہم، ایک دِرہم کی روٹی، ایک دِرہم کا سالن اور ایک دِرہم کی خوشبو خرید لاؤ۔اِس طرح شاہ کرمانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی دُخترِ نیک اختر کا نِکاح اُس سے پڑھادیا۔دُلہن جب دُولہا کے گھر آئی تو اُس نے دیکھا پانی کی صُراحی پر ایک روٹی رکھی ہوئی ہے۔اُس نے پوچھا: یہ روٹی کیسی ہے؟دُولہا نے کہا: یہ کل کی باسی روٹی ہے جو میں نے اِفطار کے لئے رکھی ہے۔یہ سُن کر وہ واپس ہونے لگی۔یہ دیکھ کر دُولہا بولا: مجھے معلوم تھا کہ شیخ شاہ کرمانی رَحْمَۃُ اللہِ

عَلَیْہ کی شہزادی مجھ غریب انسان کے گھر نہیں رُک سکتی۔ دُلہن بولی: میں آپکی مُفلِسی کے باعِث نہیں جارہی بلکہ اس لئے لوٹ کر جارہی ہوں کہ ربِّ کریم پر آپ کا یقین بَہُت کمزور نظر آرہا ہے، جبھی تو کل کیلئے روٹی بچا کر رکھتے ہیں، مجھے تو اپنے باپ پر حیرت ہے کہ اُنہوں نے آپ کو پاکیزہ خصلت اور صالِح کیسے کہہ دیا! دُولہا یہ سُن کر بَہُت شرمِندہ ہوا اور اُس نے کہا: اس کمزوری سے معذرت خواہ ہوں۔ دُلہن نے کہا: اپنا عُذر آپ جانیں البتّہ میں ایسے گھر میں نہیں رُک سکتی، جہاں ایک وَقت کی خوراک جَمع رکھی ہو، اب یا تو میں رہوں گی یا روٹی۔ دُولہا نے فوراً جاکر روٹی خیرات کر دی اور ایسی دَروَیش خَصلت انوکھی شہزادی کا شوہر بننے پر اللہ پاک کا شکر ادا کیا۔ (روضُ الریاحین، ص ۱۹۲، ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مُتوکِّلین کی بھی کیا خوب ادائیں ہوتی ہیں۔ شہزادی ہونے کے باوُجود ایسا زبردست توکُّل کہ کل کیلئے کھانا بچانا گوارا ہی نہیں! یہ سب یقینِ کامِل کی بہاریں ہیں کہ جس اللہ پاک نے آج کِھلایا ہے وہ آئندہ کل بھی کِھلانے پر یقیناً قادر ہے۔ چرندے پرندے وغیرہ کون سا بچا کر رکھتے ہیں! ایک وقت کا کھالینے کے بعد دوسرے وقت کیلئے بچا کر رکھنا ان کی فطرت میں ہی نہیں۔ مُرغی کا توکُّل مُلاحَظہ ہو، اس کو پانی دیجئے۔ حسبِ ضَرورت پی چکنے کے بعد پیالے پر پاؤں رکھ کر پانی بہادے گی۔ گویا یہ مرغی خاموش مُبلِّغہ ہے! اور ہمیں نصیحت کررہی ہے کہ اے لوگو! برسوں کا جَمع کرلینے کے باوُجود بھی تمہیں قرار نہیں آتا! جبکہ میں ایک بار پی لینے کے بعد دوبارہ کیلئے بے فکر ہوجاتی ہوں کہ جس نے ابھی پانی پلایا ہے وہ بعد میں بھی پلادے گا۔ کاش! ہمیں بھی توکُّل کی نعمت نصیب ہوجائے۔ افسوس! آج کا بے عمل مسلمان توکُّل تو دُور فقط ایک لقمہ

کے لئے بعض اوقات قتل و غارت گری تک پہنچ جاتا ہے،ڈھیروں ڈھیر مال و دولت اور عمدہ غذائیں ہونے کے باوجود دوسروں کے مالوں پر نظریں جمی ہوتی ہیں، رہنے کی اچھی جگہیں ہونے کے باوجود دوسروں کے بنگلوں اور کوٹھیاں ہتھیانے کے طریقے سوچتا ہے، کبھی دوسروں کا مال ہتھیانے کے لیے ڈکیتی اور چوری سے کام لیتا ہے تو کبھی دھمکیوں کے ذریعے لوگوں کے مال پر قبضہ جماتا ہے اور انہیں خوف زدہ کرتا ہے، ان سب باتوں کا بنیادی سبب اللہ پاک پر توکُّل نہ ہونا ہے۔ حالانکہ ایک بندے کے لیے یہی بات کافی ہونی چاہیے کہ جتنا اس کے نصیب میں ہے، اُسے ضرور مل کر رہے گا، وہ ربّ کریم جو پتھروں میں موجود کیڑوں کو رِزق دینے پر قادر ہے، وہ میرے پیٹ کے لیے بھی اسباب بنا دے گا۔اللہ کریم کے نیک بندے دوسروں سے ان کا مال چھیننا تو دُور، دوسروں پر بھروسا کرنے سے بھی کتراتے ہیں، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابو سعید خراز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک جنگل میں پہنچا تو زادِراہ کچھ نہ تھا، مجھے شدید بھوک کا احساس ہوا تو دُور ایک بستی نظر آئی، میں خوش ہوگیا، لیکن پھر اپنے اوپر یوں غور و فکر کیا کہ میں نے دوسروں پر بھروسا(Trust) کیا ہے اور دوسروں سے سکون حاصل کرنا چاہا، لہٰذا میں نے قسم کھائی کہ بستی میں اس وقت تک داخل نہ ہوں گا، جب تک اُٹھا کر نہ لے جایا جائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک گڑھا کھود کر اس کی ریت میں اپنے جسم کو سینے تک چھپالیا، آدھی رات کو ایک بلند آواز آئی: اے بستی والو! اللہ پاک کے ولی نے اپنے آپ کو ریت میں چھپالیا ہے، تم ان کے پاس جاؤ، لوگ آئے، مجھے ریت سے نکالا اور اُٹھا کر بستی میں لے گئے۔ (احیاء العلوم، ۴/۳۳ بتغیر قلیل)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! حضرتِ سَیِّدُنا ابُو سعید خراز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو

اللہ پاک کی ذات پر کیسا پختہ یقین اور کامل بھروسا تھا کہ بھوک کی شدّت میں ایک بستی کے نظر آنے پر خوش ہونے کو بھی توکُّل کے خلاف سمجھا، توکُّل کا یہ اعلیٰ مرتبہ اِنہی کا حصہ تھا، ہمیں چاہیے کہ اسباب کے اختیار کرنے کے بعد اللہ پاک کی ذات پر بھروسا کریں اور اس پر کامل یقین رکھیں۔ توکُّل کی صفت پیدا کرنے سے بندہ جہاں اس دنیا کی بے شمار آلودگیوں سے بچ جاتا ہے، وہیں آخرت میں کامیابی کیلئے بھی توکُّل کی صفت بہت کام آتی ہے۔ آیئے! اسی سے متعلق ایک حکایت سنتے ہیں۔ چنانچہ

توکُّل بہترین چیز ہے

حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: مجھ سے حضرت سَیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: آیئے! ہم اور آپ یہ عہد کریں کہ ہم دونوں میں سے جو بھی پہلے وصال کرے وہ خواب میں آکر اپنا حال دوسرے کو بتادے، میں نے کہا: کیا ایسا ہو سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! مومن کی رُوح آزاد رہتی ہے، رُوئے زمین میں جہاں چاہے جاسکتی ہے۔ اس کے بعد حضرت سَیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا وصال ہو گیا۔ پھر میں ایک دن قیلولہ (دوپہر کے کھانے کے بعد کچھ دیر کے لئے آرام) کر رہا تھا کہ اچانک حضرت سَیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ میرے سامنے آگئے اور بلند آواز سے انہوں نے کہا: **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ** میں نے جواب میں **وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ** کہا اور ان سے پوچھا: وصال کے بعد آپ پر کیا گزری؟ اور آپ کس مرتبہ پر ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں بہت ہی اچھے حال میں ہوں اور میں آپ کو یہ نصیحت (Advise) کرتا ہوں کہ آپ ہمیشہ اللہ پاک پر توکُّل کرتے رہیں، کیونکہ "توکُّل بہترین چیز ہے، توکُّل بہترین چیز ہے، توکُّل بہترین چیز ہے" اس جملے کو انہوں نے 3 مرتبہ ارشاد فرمایا۔ (شواھد النبوۃ، رکن سادس در بیان شواھد ودلایلی...الخ، سلمان فارسی...

الخ، ص۲۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! توکُّل دنیا و آخرت دونوں کے لئے مفید ہے، آیئے! اس کے مزید دنیوی و اُخروی فوائد سنتے ہیں:

توکُّل کے فوائد

(1) توکُّل کرنے والے پریشانیوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دن میرے مرشدِ برحق نے بَیْتُ الْجِن سے دِمَشْق جانے کا ارادہ فرمایا، بارش کی وجہ سے مجھے کیچڑ میں چلنے میں دشواری ہو رہی تھی مگر جب میں نے اپنے مرشد کی طرف دیکھا تو آپ کے کپڑے اور جوتیاں خشک تھیں، میں نے آپ کی بارگاہ میں عرض کی (اور اس حیرت انگیز واقعے کی حکمت پوچھی:) ارشاد فرمایا: ہاں! جب سے میں نے توکُّل کی راہ میں اپنے اِرادے کو ختم کر کے باطن کو لالچ کے خوف سے محفوظ (Safe) کیا ہے، اس وقت سے اللہ پاک نے مجھے کیچڑ سے بچالیا ہے۔ (کشف المحجوب، ص۲۵۵) یعنی توکُّل کی برکت سے دُنیوی مصیبتوں سے مجھے آزادی دے دی گئی ہے۔

(2) توکُّل مخلوق کی مُحتاجی سے بچالیتا ہے بلکہ توکُّل اگر کامل ہو تو لوگ توکُّل کرنے والے کے مُحتاج ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا سلیمان خواص رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر کوئی شخص صدقِ نیت سے اللہ پاک پر توکُّل کرے، تو امیر اور غیر امیر سب اس کے محتاج ہو جائیں گے، لیکن وہ کسی کا محتاج نہیں ہو گا، کیونکہ اس کا مالک غنی و حمید ہے۔ (منہاج العابدین، ص۱۰۴)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہماری کامیابی میں سب سے بڑا کردار ذہنی اور قلبی

سکون کا ہوتا ہے اور اس کی بدولت ہی انسان دنیا و آخرت میں سُرخُرو ہوتا ہے۔ یقیناً ذہنی و قلبی سکون مال و دولت سے زیادہ بیش قیمت خزانہ ہے اور یہ توکُّل کی برکت سے حاصل کر کے دولت مند بنا جاسکتا ہے۔

(3) ایک بزرگ فرماتے ہیں: میرے شیخ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه اکثر دفعہ مجلس میں فرمایا کرتے تھے: "اپنی تدبیر اس ذات کے حوالے کر دے جس نے تجھے پیدا فرمایا، تُو راحت پائے گا۔" (منہاج العابدین، ص ۱۱۳)

(4) توکل کی بے شمار برکتوں میں سب سے بڑی برکت یہ ہے کہ اس کی بدولت ایمان کی حفاظت ہوتی ہے، کیوں کہ شیطان جب کسی کے ایمان پر حملہ (Attack) کرتا ہے تو سب سے پہلے اس کا اللہ پاک پر یقین اور بھروسا کمزور کر دیتا ہے، لہٰذا اگر ہم اپنے ایمان کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو اللہ پاک پر کامل بھروسا رکھیں، ایک بزرگ فرماتے ہیں: میرے ایک دوست نے مجھ سے ذکر کیا کہ میری ایک نیک آدمی سے ملاقات ہوئی تو میں نے پوچھا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا: "حال تو ان کا ہے جن کا ایمان محفوظ ہے اور وہ صرف متوکِّلین ہی ہیں جن کا ایمان محفوظ ہے۔ (منہاج العابدین، ص ۱۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے توکُّل کے فوائد سُنے، توکُّل پریشانیوں سے حفاظت، مخلوق کی محتاجی سے بچنے، ذہنی و قلبی سکون کے حصول کے ساتھ ساتھ ایمان کی سلامتی کا باعث بھی ہے۔ اسی طرح توکُّل نہ کرنے سے پریشانیوں میں مبتلا ہونے، مخلوق کی محتاجی، ذہنی و قلبی بے چینی میں رہنے کے ساتھ ساتھ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھنے کا خطرہ (Risk) ہے۔ اس لیے ہمیں ہر وقت اپنے رحیم، کریم ربّ کریم کی ذات پر بھروسا کرنا چاہیے، اُس سے اچھی امید رکھنی چاہیے اور ہر

وقت اس سے توکُّل، قناعت کی دولت ملنے کی دُعا مانگتے رہنا چاہیے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے **قناعت** اور **توکُّل** سے مُتعلِّق سُنا، **قناعت** اور **توکُّل** ایمان میں ترقی، عمل میں بہتری اور بے شمار دِینی اور دُنیوی فوائد پانے کا سبب ہیں۔

1. **قناعت** اِختیار کرنے والے کو اللہ پاک و رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا حاصل ہوتی ہے۔
2. وہ اسباب سے زِیادہ **خالقِ اسباب پر نظر** رکھتا ہے۔
3. **قناعت** اختیار کرنا اللہ پاک کے نیک بندوں کی عادت ہے۔ **قناعت** کرنے والے دنیا کے بے شمار غموں اور پریشانیوں سے نجات پا جاتے ہیں۔
4. **قناعت** بندے کو حرص ولالچ سے بچائے رکھتی ہے۔
5. اِنسان کو خواہشات کا پیروکار بننے سے بچا لیتی ہے اور اس کی برکت سے زندگی سکون اور اِطمینان سے بسر ہوتی ہے۔
6. اس کی برکت سے اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنے کا جذبہ ملتا ہے۔
7. دل سے دُنیا کی مَحبَّت ختم کر دیتی ہے۔
8. **قناعت** کرنے والا اللہ پاک اور اس کے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں محبوب بنتا ہے۔
9. **توکُّل** کرنے والے اللہ پاک کو پیارے ہیں۔
10. **توکُّل** بندۂ مومن کے دل میں نورِ ایمان کو مزید بڑھاتا ہے، پریشانیوں اور مصیبتوں میں **توکُّل** ہی

استقامت، صبر اور برداشت کا درس دیتا ہے۔

11. **توکُّل** کرنے والے پریشانیوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

12. **توکُّل** مخلوق کی محتاجی سے بچالیتا ہے۔

13. **توکُّل** کرنے والے کو دُنیا و آخرت کی بھلائی نصیب ہوتی ہے۔

اللہ ہمیں **توکُّل** اور **قناعت** کی دولت سے مالامال فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں بھی توکُّل و قناعت کی عظیم دولت نصیب ہو جائے تو ہمیں اس کے لئے بارگاہِ الٰہی میں دُعا بھی کرنی چاہئے نیز توکُّل و قناعت کے فضائل اور لالچ و کنجوسی کے وبال کا مطالعہ کرنا چاہیے، اس کے علاوہ عمدہ اخلاق اور اچھے اوصاف کے حامل نیک لوگوں کی صحبت بھی اختیار کرنی چاہیے کہ صحبت انسان کے کردار اور اس کی گفتار پر لازمی اثر انداز ہوتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالہ "بھیانک اُونٹ" سے بیٹھنے کے چند آداب سنتے ہیں۔

☆ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو لوگ دیر تک کسی جگہ بیٹھے اور بغیر ذِکرُ اللہ اور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود پڑھے وہاں سے مُتَفَرِّق ہو گئے۔ اُنہوں نے نقصان کیا اگر اللہ پاک چاہے عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔ (مستدرک، ۱۶۸/۲، حدیث: ۱۸۶۹) ☆ حضرتِ ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ

عَنْهُمَا فرماتے ہیں:میں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کعبہ شریف کے صحن میں اِحتِبا کی صورت میں تشریف فرما دیکھا۔(بخاری، ۴/۱۸۰، حدیث:۶۲۷۲)اِحتِبا کا مطلب یہ ہے کہ آدمی سُرین کے بل بیٹھے اور اپنی دونوں پنڈلیوں کو دونوں ہاتھوں کے حلقے میں لے لے۔اِس قسم کا بیٹھنا تَواضُع(یعنی عاجِزی و انکساری)میں شمار ہوتا ہے۔(بہارِ شریعت، ۳/۴۳۲ ملخصاً)☆اِس دوران بلکہ جب بھی بیٹھیں پردے کی جگہوں کی ھَیئَت و کیفیت نظر نہیں آنی چاہئے، لہٰذا"پردے میں پردہ"کیلئے گھٹنوں سے قدموں تک چادر ڈال لی جائے اگر کُرتا سُنّت کے مطابق ہو تو اُس کے دامن سے بھی"پردے میں پردہ"کیا جاسکتا ہے۔

﴾اعلان:﴿

بیٹھنے کے بقیہ آداب تربیتی حلقوں میں بیان کئے جائیں گے، لہٰذا اِن کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو

پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[(1)]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے: تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[(2)]

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر (70) دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[(3)]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرتِ اَحْمَد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعْض بُزُرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شَخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[3]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے سترّ (70) فرشتے ایک ہزار (1000) دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[4]

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

2...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

3...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

4...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

﴾2﴿ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[1]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

هفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 12 نومبر 2020ء

(1): سُنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

بیٹھنے کے بقیہ آداب

☆ حُضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب نماز فجر پڑھ لیتے چار زانو (یعنی چوکڑی مار کر) بیٹھے رہتے، یہاں تک کہ سورج اچھی طرح طُلوع ہو جاتا۔ (ابوداؤد، ۳۴۵/۴، حدیث ۴۸۵۰) ☆ جامِعِ کراماتِ اولیاء پہلی جلد کے صفحہ نمبر 67 پر ہے: امام یوسُف نَبہانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دوزانو (یعنی جس طرح نماز میں اَلتَّحِیَّات میں بیٹھتے ہیں اس طرح) بیٹھنے کی عادتِ کریمہ تھی۔ ☆ نماز کے باہر (یعنی علاوہ بھی دو زانو بیٹھنا افضل ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۹۰/۸) ☆ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عُموماً قبلہ رُو

1...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

ہو کر بیٹھتے تھے۔ (احیاء العلوم، ۲/۴۴۹)☆فرمانِ مصطفےٰ ہے:”مجالِس میں سب سے مُکَرَّم (یعنی عزت والی) مجلس (یعنی بیٹھنا) وہ ہے جس میں قبلے کی طرف مُنہ کیا جائے۔“ (معجم اوسط، ۶/۱۶۱، حدیث: ۸۳۶۱)☆حضرت عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا اکثر قبلے کو مُنہ کر کے بیٹھتے تھے۔ (مقاصد حسنۃ، ص۸۸)☆مُبلِّغ اور مُدرِّس کیلئے دورانِ بیان و تدریس سُنّت یہ ہے کہ پیٹھ قبلے کی طرف رکھیں تاکہ ان سے عِلْم کی باتیں سننے والوں کا رُخ جانبِ قبلہ ہو سکے، چنانچہ حضرت علامہ حافظ سخاوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قبلے کو اِس لئے پیٹھ فرمایا کرتے تھے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جنہیں عِلْم سکھا رہے ہیں یا وَعظ فرما رہے ہیں اُن کا رُخ قبلے کی طرف رہے۔ (مقاصد حسنۃ، ص ۸۸)☆حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے: رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کبھی نہ دیکھا گیا کہ اپنے ہم نشین کے سامنے گُھٹنے پھیلا کر بیٹھے ہوں۔ (ترمذی، ۴/۲۲۱، حدیث: ۲۴۹۸) حدیثِ پاک میں ”رُکْبَتَیْن“ (یعنی گھٹنے) کا لفظ ہے اِس سے مراد ایک قول کے مطابق ”دونوں پاؤں“ ہیں جیسا کہ حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی حضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کبھی کسی مجلس (یعنی بیٹھک) میں کسی کی طرف پاؤں پھیلا کر نہیں بیٹھتے تھے، نہ اولاد کی طرف نہ اَزواجِ پاک کی طرف نہ غلاموں خادِموں کی طرف۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/۸۰)☆حضرت امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے کبھی اپنے اُستادِ محترم حضرت حمّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مکانِ عالی شان کی طرف پاؤں نہیں پھیلائے اُن کے اِحترام کی وجہ سے، آپ (یعنی اُستاد صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) کے گھر مبارَک اور میری رہائش گاہ میں چند گلیوں کا فاصلہ ہونے کے باوجود میں نے کبھی اُدھر پاؤں نہیں

پھیلائے۔(مناقب الامام الاعظم ابی حنیفة، حصّہ ۲، ص۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆دوست کو نیا کپڑا پہنے دیکھتے وقت کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق "دوست کو نیا کپڑا پہنے دیکھتے وقت کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے:

تُبْلِی وَیُخْلِفُ اللّٰہُ تَعَالٰی

(ابوداود، کتاب اللباس، باب مایقول اذالبس ثوباجدیدا، حدیث:۴۰۲۰)

ترجمہ: اللہ پاک تجھے پہننا اور پھاڑنا نصیب کرے (اور) زیادہ دے۔

(خزینۂ رحمت، ص۱۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی، ص۳۶۵، حدیث:۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کرلیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہوسکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ

کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلا ضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مَدَنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نَماز پڑھنے سے قبل نَماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نَمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیح فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُ العرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا

جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے ؟(16)"مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی ؟(17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی ؟(18) مدرسۃُ المدینہ (بالِغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی ؟(20) دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21) صدائے مدینہ لگائی؟(22) اپنے گھر کے جھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی ؟(23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے ؟(27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی ؟(29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں ؟(30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں ؟(33) تہجُّد کی نماز پڑھی ؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللَّیل ادا کی ؟(34) اوّابین یا اِشراق و چاشت کے نوافل پڑھے ؟(35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں ؟(36) اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 مَدَنی کام میں سے کم از کم ایک مَدَنی کام کی ترغیب دِلائی ؟(37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی ؟(38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟(40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے ؟(41) قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی ؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی ؟(42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق و ریاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: "میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں ؟(44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟(45) بعدِ فجر مَدَنی حلقہ لگایا، یا شرکت کی ؟(46) ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ پڑھی ؟(47) چوک درس دیا، یا سُنا؟(48) اپنے والدین اور پیر و مُرشد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ ایصالِ ثواب کیا؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی ؟(50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی ؟ (51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللّٰہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی ؟ یا مَعَاذَ اللّٰہ بلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے ؟(52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53) زبان کو فُضول اِستعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی ؟(54) (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی ؟(55) عمامہ شریف باندھا؟(56) ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے ؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟ (58) ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟ (59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟ (60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟ (61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟ (62) اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟ (63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟ (64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار علاقائی دورہ کیا؟ (65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے مَدَنی ماحول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو مَدَنی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟ (66) ہفتہ وار مَدَنی حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروا دیا؟ (68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟ (69) اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا امامِ مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70) اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71) زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟ (72) زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 مَدَنی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروا دیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد